بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ تفسیر قرآن (پارہ نمبر:24)

اس پارے میں تین سورتیں ہیں: سورۃ الزمر، سورۃ المؤمن اور سورۃ حم سجدۃ۔ یہ تینوں مکی سورتیں ہیں۔

سورۃ الزمر

سورۃ الزمر بھی مکی ہے اور مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی، جب مظلوم مسلمان اہل مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر مکہ چھوڑ کر حبشہ جانے کی تیاری کر رہے تھے۔

ایک سائنسی انکشاف:

قرآن مجید نے نیند میں بھی اسی طرح روح قبض ہو جاتی ہے جس طرح موت میں قبض ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَى إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (سورۃالزمر:42)

اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان کو بھی جو نہیں مریں ان کی نیند میں، پھر اسے روک لیتا ہے جس پر اس نے موت کا فیصلہ کیا اور دوسری کو ایک مقرر وقت تک بھیج دیتا ہے۔ بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی بہت ساری احادیث سے بھی اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ نیند موت کی بہن ہے۔

رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے دعا پڑھتے:

اللهم باسمک اموت واحیا

”اے میرے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں، اور زندہ ہوتا ہوں۔“

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور

”تمام تعریفیں اللہ کی ہیں، جس ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندگی عطا کی، اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔“

سعودی عرب نے ایک ادارہ بنایا ہوا ہے جو قرآن مجید کی سائنس سے متعلق آیات پر ریسرچ کرتا ہے،

اور دنیا بھر کے بڑے بڑے سائنس دانوں کے لیکچر کرواتا ہے۔ چند سال بیشتر اس ادارے نے اس آیت پر ایک سیمینار کا اہتمام کیا اور اس میں اس موضوع پر ریسرچ کرنے والے دنیا کے سب سے بڑے سائنسدان کا لیکچر رکھا، جب اس نے اپنے لیکچر میں کہا کہ نیند میں وہی کیفیت ہوتی ہے جو موت میں ہوتی ہے،اس کے بعد اسے قرآن مجید کی یہ آیت دیکھائی گئی،تو وہ مسلمان ہو گیا۔

مشرکین کو توحید سے چڑ ہے:

اللہ تعالیٰ نے مشرکین کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ(سورۃالزمر:45)

اور جب اس اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل تنگ پڑ جاتے ہیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور جب ان کا ذکر ہوتا ہے جو اس کے سوا ہیں تو اچانک وہ بہت خوش ہو جاتے ہیں۔

مزید فرمایا:

ذَلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ وَإِنْ يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ (المؤمن :12)

یہ اس لیے کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ جب اس اکیلے اللہ کو پکارا جاتا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے تھے،اب فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہے جو بہت بلند، بہت بڑا ہے۔

توبہ کرنے کی دعوت:

انسان گناہوں اور خطاؤں کا پتلا ہے، جب انسان گناہ کر لیتا ہے،تو شیطان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آدمی کو گناہ کے بعد اللہ کی رحمت سے مایوس کر کے، اسے توبہ سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو ہر دم اپنی رحمت کی امید دلاتا ہے، دنیا میں کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے بعد توبہ نہ ہو اور توبہ ٹوڑ دینے کے بعد پھر توبہ کی دعوت دیتا ہے۔فرمایا:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَا عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ

السَّاخِرِينَ (سورۃالزمر:53۔56)

کہہ دے اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ، بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اوراس کے مطیع ہوجاؤ، اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے، پھرتمھاری مدد نہیں کی جائے گی۔ اوراس سب سے اچھی بات کی پیروی کرو جو تمھارے رب کی جانب سے تمھاری طرف نازل کی گئی ہے، اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اورتم سوچتے بھی نہ ہو۔ (ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کی جناب میں کی اور بے شک میں تو مذاق کرنے والوں سے تھا۔

شرک کرنے سے باقی اعمال بھی ضائع ہوجاتے ہیں:

شرک اس قدر خطرناک جرم ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے سے آدمی کے باقی اعمال بھی ضائع ہوجاتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ (سورۃالزمر:65۔66)

اور بلاشبہ یقینا تیری طرف وحی کی گئی اوران لوگوں کی طرف بھی جو تجھ سے پہلے تھے کہ بلاشبہ اگر تو نے شریک ٹھہرایا تو یقینا تیرا عمل ضرور ضائع ہوجائے گا اور تو ضرور بالضرور خسارہ اٹھانے والوں سے ہوجائے گا۔ بلکہ اللہ ہی کی پھر عبادت کر اور شکر کرنے والوں سے ہوجا۔

کافر جہنم کے دروازے پر:

اللہ تعالیٰ نے اس وقت کا نقشہ کھینچا ہے جب کافر اپنے انکار اور ہٹ دھرمی کے سبب جہنم کے دروازے پر کھڑے ہوں گے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ (سورۃالزمر:71)

اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے نگران ان سے کہیں گے کیا تمھارے پاس تم میں سے کچھ رسول نہیں آئے جو تم پر تمھارے رب کی آیات پڑھتے ہوں اور تمھیں تمھارے اس دن کی ملاقات سے ڈراتے ہوں؟ کہیں گے کیوں نہیں، اور لیکن عذاب کی بات کافروں پر ثابت ہوگئی۔

جنتیوں کا جنت کے دروازے پر استقبال:

جنتی جب جنت کے دروازے پر پہنچیں گے،تو فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ (سورۃالزمر : 73)

اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے، اس حال میں کہ اس کے دروازے کھول دیے گئے ہوں گے اور اس کے نگران ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، تم پاکیزہ رہے، پس اس میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ رہنے والے۔

سورۃ المؤمن

یہ سورت بھی مکی ہے اور مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی ہے، اس میں کفار مکہ کے رویہ کو فرعون کے رویہ سے تقابل کیا گیا ہے اور انھیں بتایا گیا ہے کہ تمھیں اقتدار کے نشے سے نکل کر اور فرعونی رویوں کو ترک کر کے آفاقی ، عقلی اور تاریخی دلائل پر غور کریں ، اور کج بحثی ،فضول تکرار کی بجائے حقیقت کو تسلیم کرنا چاہئے ۔ورنہ تمہارا حشر بھی فرعون جیسا ہوگا اور کوئی تمھیں بچا نہیں سکے گا۔

اللہ کی آیات میں جھگڑا کرنا کافروں کا کام ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ وَكَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ (سورۃالمؤمن:4-6)

اللہ کی آیات میں جھگڑا نہیں کرتے مگر وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، تو ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے۔ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا اور ان کے بعد بھی کئی جماعتوں نے اور ہر امت نے اپنے رسول کے متعلق ارادہ کیا کہ اسے گرفتار کرلیں اور انھوں نے باطل کے ساتھ جھگڑا کیا، تاکہ اس کے ذریعے حق کو پھسلا دیں، تو میں نے انھیں پکڑ لیا، پھر میری سزا کیسی تھی؟ اور اس طرح ان لوگوں پر تیرے رب کی بات ثابت ہوگئی جنھوں نے کفر کیا کہ بے شک وہی آگ والے ہیں۔

فرشتے مومنوں کے لیے دعائیں کرتے ہیں:

اللہ کے فرشتوں کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری مومن بندوں کے لیے دعائیں کرنا بھی ہے۔

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ(سورۃ المؤمن:7-9)

وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو اس کے اردگرد ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! تو نے ہر چیز کو رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے، تو ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے اور انھیں بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! اور انھیں ہمیشہ رہائش والی ان جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کو بھی جو ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے لائق ہیں۔ بلاشبہ تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے ۔اور انھیں برائیوں سے بچا اور تو جسے اس دن برائیوں سے بچالے تو یقینا تو نے اس پر مہربانی فرمائی اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

سابقہ اقوام کی حالت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ(سورۃ المؤمن:21-22)

اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے، وہ تو قوت میں ان سے بہت زیادہ سخت تھے اور زمین میں یادگاروں کے اعتبار سے بھی، پھر اللہ نے انھیں ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا اور انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔ یہ اس لیے کہ بے شک وہ لوگ، ان کے پاس ان کے رسول واضح دلیلیں لے کر آتے رہے تو انھوں نے انکار کیا تو اللہ نے انھیں پکڑ لیا۔ بے شک وہ بہت قوت والا، بہت سخت سزا دینے والا ہے۔

قوم فرعون کے ایک مومن کی فرعون کے دربار میں تقریر:

فرعون کی قوم بلکہ فرعون کے دربار کا ایک معزز رکن موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر ایمان لے آیا، لیکن حالات کے پیش نظر اپنے ایمان کو چھپا کر رکھا۔ اور جس قدر ہوسکا، اپنے آپ کو خفیہ رکھ کر موسیٰ علیہ السلام کی مدد کرتا رہا،

لیکن ایک جب فرعون کے درباری، موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا فیصلہ کررہے تھے، اس سے رہا نہ گیا اور اس نے دربار میں کھڑے ہو کر کھل کر موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کی تائید میں ایک زبردست تقریر کی، یہ تقریری اتنی شاندار اور اتنی جاندار ہے کہ قرآن مجید نے اسے من وعن پوری کی پوری بیان کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقریر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ (سورة المؤمن: 28-29)

اور فرعون کی آل میں سے ایک مومن آدمی نے کہا جو اپنا ایمان چھپاتا تھا، کیا تم ایک آدمی کو اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ یقیناً وہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے واضح دلیلیں لے کر آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے اور اگر وہ سچا ہے تو تمھیں اس کا کچھ حصہ پہنچ جائے گا جس کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے۔ بے شک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے بڑھنے والا، سخت جھوٹا ہو۔ اے میری قوم! آج تمھی کو بادشاہی حاصل ہے، اس حال میں کہ (تم) اس سرزمین میں غالب ہو، پھر اللہ کے عذاب سے کون ہماری مدد کرے گا، اگر وہ ہم پر آ گیا؟ فرعون نے کہا میں تو تمھیں وہی رائے دے رہا ہوں جو خود رائے رکھتا ہوں اور میں تمھیں بھلائی کا راستہ ہی بتا رہا ہوں۔

فرعون نے درمیان تقریر کہا:

يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ (سورة المؤمن: 29)

اے میری قوم! آج تمھی کو بادشاہی حاصل ہے، اس حال میں کہ (تم) اس سرزمین میں غالب ہو، پھر اللہ کے عذاب سے کون ہماری مدد کرے گا، اگر وہ ہم پر آ گیا؟ فرعون نے کہا میں تو تمھیں وہی رائے دے رہا ہوں جو خود رائے رکھتا ہوں اور میں تمھیں بھلائی کا راستہ ہی بتا رہا ہوں۔

اس نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا:

وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ

يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ حَتَّى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (سورة المؤمن:30-35)

اوراس شخص نے کہا جو ایمان لایا تھا، اے میری قوم! بے شک میں تم پر (گزشتہ) جماعتوں کے دن کی مانند سے ڈرتا ہوں۔ نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان لوگوں کے حال کی مانند سے جو ان کے بعد تھے اور اللہ اپنے بندوں پر کسی طرح کے ظلم کا ارادہ نہیں کرتا۔ اور اے میری قوم! یقینا میں تم پر ایک دوسرے کو پکارنے کے دن سے ڈرتا ہوں۔ جس دن تم پیٹھ پھیرتے ہوئے بھاگو گے، تمھارے لیے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور جسے اللہ گمراہ کر دے پھر اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور بلاشبہ یقینا اس سے پہلے تمھارے پاس یوسف واضح دلیلیں لے کر آیا تو تم اس کے بارے میں شک ہی میں رہے، جو وہ تمھارے پاس لے کر آیا، یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گیا تو تم نے کہا اس کے بعد اللہ کبھی کوئی رسول نہ بھیجے گا۔ اسی طرح اللہ ہر اس شخص کو گمراہ کرتا ہے جو حد سے بڑھنے والا، شک کرنے والا ہو۔ وہ لوگ جو اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں، بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو، بڑی ناراضی کی بات ہے اللہ کے نزدیک اور ان کے نزدیک جو ایمان لائے۔ اسی طرح اللہ ہر متکبر، سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

فرعون نے اس کی جادو اثر تقریر کو درمیان میں کاٹا، مگر اس مومن اور مجاہد نے اس پرواہ نہ کی، اور کہنے لگا:

وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (سورة المؤمن:38-44)

اوراس شخص نے کہا جو ایمان لایا تھا، اے میری قوم! میرے پیچھے چلو، میں تمھیں بھلائی کا راستہ بتاؤں گا۔ اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو معمولی فائدے کے سوا کچھ نہیں اور یقینا آخرت، وہی رہنے کا گھر ہے۔ جس نے کوئی برائی کی تو اسے ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا اور جس نے کوئی نیک عمل کیا، مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہوا تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اس میں بے حساب رزق دیے جائیں گے۔ اور اے میری

قوم! مجھے کیا ہے کہ میں تمھیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے بلاتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور اس کے ساتھ اسے شریک ٹھہراؤں جس کا مجھے کچھ علم نہیں اور میں تمھیں سب پر غالب، بے حد بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ کوئی شک نہیں کہ یقیناً تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو اس کے لیے کسی طرح پکارنا نہ دنیا میں (درست) ہے اور نہ آخرت میں اور یہ کہ یقیناً ہمارا لوٹنا اللہ کی طرف ہے اور یہ کہ یقیناً حد سے بڑھنے والے، وہی آگ میں رہنے والے ہیں۔ پس عنقریب تم یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے

فرعون کی اس مومن کے خلاف سازش:

فرعون نے اسے قتل کرنے کے لیے سازش کی، مگر اللہ تعالیٰ نے اسے محفوظ رکھا۔

فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ(سورۃ المؤمن:45)

تو اللہ نے اسے ان کے برے نتائج سے بچا لیا جو انھوں نے تدبیریں کیں اور آل فرعون کو برے عذاب نے گھیر لیا۔

عذاب قبر کی دلیل:

حدیث میں ہے کہ قبر میں آدمی کے ایمان کا حساب ہوتا ہے، کامیاب ہو جائے تو جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے، اور اگر ناکام ہو جائے تو اس کی قبر میں جہنم کا دروازہ کھل دیا جاتا ہے۔ مگر منکرین حدیث اسے تسلیم نہیں کرتے، کیونکہ حدیث میں اس کا تذکرہ ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرعونیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ(سورۃ المؤمن:46)

جو آگ ہے، وہ اس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی، آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔

جہنمیوں کی تخفیف عذاب کی التجا:

جہنمی، جہنم کے داروغہ کی منت سماجت کریں گے کہ کچھ وقت کے لیے عذاب میں کچھ کمی کر دی جائے۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ لَا

جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِنَ النَّارِ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ الْعَذَابِ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ (سورۃالمؤمن: 40-50)

جس نے کوئی برائی کی تو اسے ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا اور جس نے کوئی نیک عمل کیا، مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہوا تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اس میں بے حساب رزق دیے جائیں گے۔ اور اے میری قوم! مجھے کیا ہے کہ میں تمھیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے بلاتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور اس کے ساتھ اسے شریک ٹھہراؤں جس کا مجھے کچھ علم نہیں اور میں تمھیں سب پر غالب، بے حد بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ کوئی شک نہیں کہ یقینا تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو اس کے لیے کسی طرح پکارنا نہ دنیا میں (درست) ہے اور نہ آخرت میں اور یہ کہ یقینا ہمارا لوٹنا اللہ کی طرف ہے اور یہ کہ یقینا حد سے بڑھنے والے، وہی آگ میں رہنے والے ہیں۔ پس عنقریب تم یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔ تو اللہ نے اسے ان کے برے نتائج سے بچا لیا جو انھوں نے تدبیریں کیں اور آل فرعون کو برے عذاب نے گھیر لیا۔ جو آگ ہے، وہ اس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی، آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔ اور جب وہ آگ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ ان سے کہیں گے جو بڑے بنے ہوئے تھے کہ بے شک ہم تمھارے ہی پیچھے چلنے والے تھے، تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ ہٹانے والے ہو؟ وہ لوگ کہیں گے جو بڑے بنے تھے بے شک ہم سب اس میں ہیں، بے شک اللہ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے۔ اور وہ لوگ جو آگ میں ہوں گے جہنم کے نگرانوں سے کہیں گے اپنے رب سے دعا کرو، وہ ہم سے ایک دن کچھ عذاب ہلکا کر دے۔ وہ کہیں گے اور کیا تمھارے پاس تمھارے رسول واضح دلیلیں لے کر نہیں آیا کرتے تھے؟ کہیں گے کیوں نہیں، وہ کہیں گے پھر دعا کرو اور کافروں کی دعا تو بالکل ہی بے کار ہے۔

دعا نہ کرنے والے جہنم میں جائیں گے:

عبادت کا معنی ہے تذلل، یعنی اللہ کے سامنے اپنے آپ کو گرا دینا، اور پست کرنا۔ دعا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ یعنی انسان سب سے زیادہ اللہ کی عظمت کا اقرار اور اپنے پستی کا اظہار دعا میں کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الدعاء ھوالعبادۃ۔ یعنی دعا عبادت کا خلاصہ ہے۔

جب دعا کرنا عاجزی کی علامت ہے، تو دعا نہ کرنا تکبر کی نشانی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (سورۃ المؤمن: 60)

اور تمھارے رب نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

سورۃ حم سجدہ

یہ سورت بھی مکی ہے، اور مکہ کے وسطی دور میں نازل ہوئی، ایک دفعہ سرداران قریش مسجد میں بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا سسر عتبہ بن ربیعہ بولا، اگر تم مناسب سمجھو تو میں محمد (ﷺ) سے جا کر گفتگو کرتا ہوں، شائد وہ میری بات مان جائے اور ہماری مخالفت کرنا چھوڑ دے۔ سب نے اسے اجازت دے دی۔ تو وہ اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور کہنے لگا تم ہمارے معبودوں کو چھوٹا اور ہمیں کافر اور مشرک قرار دیتے ہو، قوم میں تم نے تفرقہ ڈال دیا ہے، اب میں تمہارے پاس ایک تجویز لے کر آیا ہوں، اس پر غور کرو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ ابوالولید کیا تجویز ہے؟، اس نے کہا: بھتیجے! اگر اس دعوت سے تیرا مقصد مال کمانا ہے، تو ہم سب مل کر تمھیں اتنا مال دے دیں گے کہ تم مکہ کے امیر ترین آدمی بن جاؤ گے۔ بڑا بننا چاہتے تو ہم آپ کو مکہ کا سردار اور بادشاہ بنا دیتے ہیں، اگر تم پر کوئی جن وغیرہ آتا ہے، تو ہم تیرا علاج کرواتے ہیں، جب وہ خاموش ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوالولید تم نے اپنی بات پوری کر لی؟ کہا جی: تب آپ نے بسم اللہ پڑھ کر اس سورت کی تلاوت شروع کر دی۔ سجدہ والی آیت آئی، تو آپ نے سجدہ کیا، پھر فرمایا: یہ میرا جواب ہے، اب تم جانو اور تمہارا کام۔

خالق کائنات کا انکار:

تم اس ذات کا انکار کرتے ہو، جس نے اتنی عظیم الشان کائنات تخلیق فرمائی ہے۔

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ذَلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ

وَحِفْظًا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ

(سورۃحم سجدہ : 9۔13)

کہہ کیا بے شک تم واقعی اس کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور اس کے لیے شریک بناتے ہو؟ وہی سب جہانوں کا رب ہے۔اور اس نے اس میں اس کے اوپر سے گڑے ہوئے پہاڑ بنائے اور اس میں بہت برکت رکھی اور اس میں اس کی غذائیں اندازے کے ساتھ رکھیں، چار دن میں، اس حال میں کہ سوال کرنے والوں کے لیے برابر (جواب) ہے۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ ایک دھواں تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے کہا کہ آؤ خوشی سے یا ناخوشی سے۔ دونوں نے کہا ہم خوشی سے آ گئے۔تو اس نے انھیں دو دنوں میں سات آسمان پورے بنا دیا اور ہر آسمان میں اس کے کام کی وحی فرمائی اور ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں کے ساتھ زینت دی اور خوب محفوظ کر دیا۔ یہ اس کا اندازہ ہے جو سب پر غالب، سب کچھ جاننے والا ہے۔ پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو کہہ دے میں نے تمھیں ایک ایسی کڑک سے خبردار کر دیا جو عاد اور ثمود کی کڑک جیسی ہو گی۔

قیامت کے دن جسمانی اعضا آدمی کے خلاف گواہی دیں گے:

دنیا میں انسان دوسرے لوگوں سے چھپ کر گناہ کرتا ہے، لیکن اپنے اعضا سے نہیں چھپتا، تو قیامت کے دن یہی آپ کے جسمانی اعضا آدمی کے خلاف گواہی دیں گے۔

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (سورۃحم سجدہ : 21)

اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی؟ وہ کہیں گے ہمیں اس اللہ نے بلوا دیا جس نے ہر چیز کو بلوایا اور اسی نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا اور اسی کی طرف تم واپس لائے جا رہے ہو۔

دلائل سے جواب دینے کی بجائے شور و غل کرنا کافروں کا شیوہ ہے:

جب رسول اللہ ﷺ دعوت دینے کے لیے کھڑے ہوتے ، اور قرآن کی تلاوت کرتے، تو کافر دلائل کا مقابلہ دلائل سے کرنے کی بجائے آپ ﷺ کی تقریر کے مقابلے میں شور کرنا شروع کر دیتے تھے۔ یہ دراصل ان کے لاجواب ہونے اور ہارنے کی دلیل ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ (سورۃحم سجدہ:26)

اور ان لوگوں نے کہا جنھوں نے کفر کیا، اس قرآن کو مت سنو اور اس میں شور کرو، تا کہ تم غالب رہو۔

دین پر استقامت:

محض دین کو مان لینا کافی نہیں، بلکہ اس پر ہر حالت میں استقامت اختیار کرنا اصل چیز ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ (سورۃحم سجدہ: 30۔32)

بے شک وہ لوگ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر خوب قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرواور نہ غم کرواوراس جنت کے ساتھ خوش ہوجاؤ جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے۔ہم تمھارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اورآخرت میں بھی اور تمھارے لیےاس میں وہ کچھ ہے جو تمھارے دل چاہیں گےاور تمھارے لیےاس میں وہ کچھ ہے جو تم مانگو گے۔ یہ بے حد بخشنے والے،نہایت مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۔

دشمن کو دوست بنانے کا فارمولا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ (سورۃحم سجدہ: 34۔35)

اور نہ نیکی برابر ہوتی ہے اور نہ برائی۔ (برائی کو) اس (طریقے) کے ساتھ ہٹا جو سب سے اچھا ہے،تو اچانک وہ شخص کہ تیرے درمیان اور اس کے درمیان دشمنی ہے، ایسا ہوگا جیسے وہ دلی دوست ہے۔اور یہ چیز نہیں دی جاتی مگر انھی کو جو صبر کریں اور یہ نہیں دی جاتی مگر اسی کو جو بہت بڑے نصیب والا ہے۔

سجدہ تعظیمی حرام ہے:

پہلی امتوں میں کسی شخص کو عزت دینے کا یہ طریقہ یہ تھا کہ اس کے سامنے سجدہ کیا جاتا تھا، اور اسے سجدہ تعظیمی کہتے تھے۔جبکہ اسلام میں اسے بھی حرام قرار دے دیا گیا ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ(سورۃ حم سجدہ: 37)

اور اسی کی نشانیوں میں سے رات اور دن، اور سورج اور چاند ہیں، نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انھیں پیدا کیا، اگر تم صرف اس کی عبادت کرتے ہو۔

قرآن محفوظ کتاب ہے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ (سورۃحم سجدہ:41۔42)

بے شک وہ لوگ جنھوں نے اس نصیحت کے ساتھ کفر کیا، جب وہ ان کے پاس آئی (وہ بھی ہم پر مخفی نہیں ہیں)اور بلاشبہ یہ یقینا ایک باعزت کتاب ہے۔اس کے پاس باطل نہ اس کے آگے سے آتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے، ایک کمال حکمت والے، تمام خوبیوں والے کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔

کائنات اور انسانی نفس میں اللہ تعالیٰ کی توحید کی بے شمار نشانیاں ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ(سورۃحم سجدہ:53)

عنقریب ہم انھیں اپنی نشانیاں دنیا کے کناروں میں اور ان کے نفسوں میں دکھلائیں گے، یہاں تک کہ ان کے لیے واضح ہو جائے کہ یقینا یہی حق ہے اور کیا تیرا رب کافی نہیں اس بات کے لیے کہ بے شک وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

لہٰذا ہمیں کائنات اور اپنے جسم میں غور و فکر کرتے رہنا چاہئے۔

رائٹر

الشیخ عبدالرحمن عزیز

03084131740

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی 03086222418

حافظ عثمان بن خالد مرجالوی 03036604440

حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی 03086222416